اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۳ | مطبوعہ ۵ جون ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۱۱/ عہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۸/ عہ

" دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۲/ عہ

" ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

پرچہ سناتن دھرم ضمیمہ خیرخواہ کشمیر مطبوعہ ۱۸ مئی میں ایک طویل ایڈیٹوریل اثبات وحمایت بت پرستی میں ہماری نظر سے گذرا اور مناسب معلوم ہوا کہ ہم ناظرین نور افشاں کو بھی اُسکے خلاصہ مطلب سے آگاہ کریں۔ وہ لکھتا ہے کہ "اگر غور سے دیکھا جائے اور پچھلی تواریخ کا ملاحظہ کیا جائے تو مورتی پوجن وہ عمدہ طریقہ پرستش کا ہے کہ زمانہ قدیم کی تمام شایستہ قومیں اسیطرح پرستش کرتی تھیں"۔ نہ معلوم کہ راقم کی زمانہ قدیم سے کونسا زمانہ مراد ہے۔ ہم نے اکثر ہندوؤں کو کہتے سنا کہ ست جگ میں کوئی مورتی پوجن مروج نہ تھی۔ آریہ ہندو دعویٰ کرتے ہیں کہ ویدوں میں مورتی پوجن کیلئے کوئی صریح حکم پایا نہیں جاتا جو دلایل عقلی آپنے مورتی پوجن کے ثبوت میں لکھی ہیں اہل علم کی نظر میں ذرا بھی وقیع نہیں بلکہ ایسی لچر دلیلوں سے بت پرستی کو ثابت کرنا گویا اُسکی بطالت اور بیہودگی کو ظاہر کرنا ہے ہم افسوس سے آپکی بڑی مارنے خان دلیل یہہ ہے کہ خدا کی تعریف یہہ ہے کہ خدا ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے اگر یہہ سچ ہے تو مورتی کا کوئی ذرہ خدا سے جدا نہیں ہے بلکہ خدا مورتی کے ہر ایک ذرہ میں موجود ہے" واہ صاحب کیا عمدہ دلیل آپ کو سوجھی ہے آپ نے یہہ تو فرمایا کہ "اگر مخالفان مورتی پوجن اعتبار نہیں کرتے کہ خدا مورتی کے ہر ایک ذرہ میں موجود ہے تو وے خدا کو ناقص جانتے اور مورتی کو ایک ایسی سرکش چیز بتا دیتے کہ جسمیں خدا کی رسائی ہی نہیں ہو سکتی" مگر یہہ کیوں نہیں کہتے کہ خدا آپ کی پگڑی آپ کی دھوتی کے ہر ایک تار میں آپ کی جوتیوں کے ہر ایک ٹانکے میں اور خود آپ میں بھی موجود ہے۔ مورتی ہی کی کیا خصوصیت ہے یہہ کیا واہیات دلیل ہے ایسی ہی آپ کی اور ہزاروں دلیل بھی ہونگی جنکا یہہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ "بعضوں نے تو چٹ پٹ یہہ بات بھی کہدی ہے کہ خدا کا حکم ہے کہ مورتی پوجن مت کرو" بیشک اُسکا حکم ہے کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہووے تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے نیچے ہے مت بنا۔ تو اُنکے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُنکی عبادت کر کیونکہ میں تیرا خدا غیور خدا ہوں۔ خروج ۲۰ باب ۴ و ۵۔ لیکن اس حکم کے دینے کی وجہہ جیسا کہ آپ سمجھتے یہہ نہیں ہے کہ کوئی اور خدا بھی موجود ہے جو اُسکا رقیب ہے بلکہ یہہ کہ بندے اپنے حقیقی خالق و مالک کو چھوڑ کر اپنے دل کی گمراہی اور نادانی سے اپنے لئے کسی مخلوق چیز کو جو حقیقت میں خدا ہو نہیں سکتی اپنے لئے خدا ٹھہرادیں۔ یہہ حکم اُسنے اپنے بندوں کی روحانی وجسمانی بھلائی کے لئے دیا نہ کہ اپنے کسے خوف یا رشک کے باعث +

۲۰ مئی کے پرچہ میں جو ہم نے لکھا تھا کہ بعض فلاسفروں نے یہہ رائے بھی پیش کی ہے کہ یسوع حقیقت میں موا نہیں تھا لیکن بوجہہ نکل جانے خون اور شدت تکلیف کے ایک عارضی حالت غشی میں پڑکر مردہ سا ہو گیا اور تھوڑے

عرصہ میں خوشبوؤں کی تاثیر سے پھر بحال ہوگیا آپ اس رائے کو قرین قیاس بتلاتے اور ہماری دلیلوں کو جو اس رائے کی تردید میں لکھی گئیں وزندار نہیں خیال کرتے۔ بھلا آپ ہی ان فلاسفروں کے ساتھ اس مشکل کو حل کریں کہ جب سپاہیوں نے بھالے سے اُسکی پسلی کو چھیدا صرف یہہ معلوم کرنے کے لئے کہ وہ مرچکا ہی یا نہیں تو اُس سے لہو اور پانی کیوں نکلا۔ اور جب انہوں نے اُن دونو چوروں کی جو اُسکے دہنے بائیں مصلوب ہوئے تھے ہڈیاں توڑیں کیونکہ اُنمیں دم باقی تھا مگر جب یسوع کے پاس آکے دیکھا کہ وہ مرچکا ہی تو اُسکی ہڈی نہ توڑی اور لاش کو صلیب سے اُتارا کیا یہہ رومی سپاہی جو ایسی باتوں کا اُن فلاسفروں سے اور آپ سے زیادہ تجربہ رکھتے تھے کچھ دھوکھا کھا سکتے تھے؟ پھر کیا اُن فلاسفروں کی رائے جو آپکے بھی قرین قیاس ہی ہمیں یہہ بتلا سکتی ہی کہ جب یسوع غشی سے بحال ہوگیا تو کہاں چپڑ لگا کے غائب ہوگیا؟ تعجب ہی کہ ایک کاری زخمی آدمی جو مرہم پٹی کا محتاج ہو کہاں ایسا سانحہ کا ماندہ ہو آپسے آپ قبر میں سے نکل آوے اور غائب ہوجائے۔ ان باتوں کا جواب نہ اُن فلاسفروں سے کچھ بن پڑا اور نہ آپسے بن سکتا ہی۔ ہم آپکے اوتاروں رکھیوں اور مُنیوں کی کراستوں کو اس لئے نہیں مانتے کہ اُنمیں کوئی نہ تھا جو بیداغ اور بےعیب اور الہی شخص ہو۔ اُنہیں شاستروں میں جنمیں اُنکی کراستوں کا ذکر ہی اُنکے نقص و خطاکاری کا بیان پایا جاتا ہی لیکن یسوع کی پاکیزگی معصومیت و قدرت جسکے دشمن بھی مقر تھے ہمیں اسکی کراستوں پر ایمان لانے کے لئے ترغیب دیتی ہیں۔ بیشک آپکے بزرگ کہتے آئے کہ چوری نہ کرو زنا نہ کرو والدین کی سیوا کرو مگر کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہی انہوں نے کہا لیکن خود عمل نہیں کیا۔ اپنے پوران پڑھکے اوتار کرشن ہی کو دیکھئے مگر شاید آپ اُسکو لیلا کہکے ٹالیں گے یا جیسا اکثر ہندوؤں نے کہا ہی کہ سامرتی کو دوش نہیں لگتا آپ بھی ایسا سمجھتے ہونگے۔ آپکے اوتاروں رکھیوں منیوں کو مسیح سے کیا نسبت اور یوں تو بقول شخصے "کس نگوید کہ دوغ من ترش است" +

ہم اس سے پیشتر لکھ چکے ہیں کہ ہندوؤں اور محمدیوں کا دین بہ نسبت دلی پاکیزگی اور روحانیت کے کھانے پینے سے زیادہ متعلق ہی اور گویا اکل و شرب ہی اُنکا حقیقی دین و مذہب ہی اور یہہ بات اُنکے علماے مذہب نے اُنکے دلوں پر اسقدر نقش کردی ہی کہ وے اپنے مغفور یا مردود ہونیکا دارومدار کھانے پینے پر ہی سمجھتے ہیں مثلاً کوئی ہندو کیسا ہی بدچلن زانی جواری چور فریبی وغیرہ ہو باوجود ان سب کاموں کا مرتکب ہونے کے اپنے کنبہ اور ذات برادری میں ملا رہتا اور کوئی اُس سے پرہیز نہیں کرتا لیکن اگر وہ مسلمان یا عیسائی کا کھانا کھائے یا پانی پی لے تو فوراً اپنے کنبہ اور ذات برادری سے علیحدہ اور خارج کیا جاتا اور اُسکا حقہ پانی بند کیا جاتا ہی۔ اسیطرح ایک مسلمان خواہ وہ ہیچ عیب شرعی رکھتا ہو سب مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک رہ سکتا لیکن اگر وہ سور کا گوشت ایک ماشہ بھر کھالے تو فوراً احاطہ اسلام سے خارج گنا جائیگا اور مسلمان لوگ بلکل اُسکے ساتھ کھانا پینا ترک کردیں گے۔ کچھ پروا نہیں خواہ وے کیسا ہی بُرا کام کریں لیکن کھانے پینے میں احتیاط رکھیں تو وے دیندار بنے رہینگے۔ لیکن اگر کھانے پینے میں محتاط نہ ہوں تو خواہ کیسے ہی نیکوکار ہوں لوگ اُنہیں بےدین خیال کرینگے۔ یہہ ہی واہیات خیال تھا جو ۱۸۵۷ء کے غدر کی بنیاد ہو کر بیشمار جانوں کی ہلاکت کا باعث ہوا اور یہہ ہی بیہودہ اور خیالی دینداری آجکل ہزاروں ہندوستانیوں کو مسیحی مذہب کے قبول کرنے میں سدراہ ہو رہی ہی کاش کہ ہمارے ہندو مسلمان بھائی یہہ سمجھ حاصل کریں کہ "خدا کی بادشاہت کھانا پینا نہیں بلکہ راستی اور سلامتی اور روح قدس سے خوشی رکھنی ہی۔ رومیوں ۱۴-۱۷" +

ہم نے اکثر محمدیوں کو مسجد واعظوں سے بازار میں یہہ بات فخریہ کہتے سُنا کہ "دیکھو ہم لوگوں میں پیر اور ولی غوث وقطب موجود ہیں جنکی خانقاہیں اور مقبرے عظمت و کرامت سے معمور و مشہور ہیں اور لاکھوں معتقد لوگ دور دراز مسافتیں طی کرکے اُنکی زیارت کو جاتے اور اپنی منتیں اور مراد حاصل کرتے ہیں لیکن عیسائیوں میں کوئی پیر اور ولی یا غوث وقطب دیکھنے میں نہیں آیا۔" یہہ بات اُنکے خیال میں محمدی دین کی حقانیت کا ایک ثبوت اور دین عیسوی کے بطلان کی گویا ایک دلیل ہی۔ یہہ بات سچ ہی کہ محمدیوں میں ابتدا ہی سے کعبہ پرستی حجرالاسود پرستی پیر پرستی و قبر پرستی مروج اور جایز ہی مگر مسیحی ایسی باتوں کو گناہ سمجھ کر اُنسے متنفر ہیں اور صرف ایک سچے اور زندہ خدا کی عبادت و پرستش اپنے یکتا منجی و شفیع یسوع مسیح کے وسیلے سے کرتے ہیں۔ مگر افسوس ہی کہ محمدی لوگ باوجودیکہ اقرار کرتے اور کہتے ہیں کہ خدا فرماچکا قرآن کے اندر + میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر اور وہ جانتے ہیں کہ ان مردہ پیروں اور خانقاہوں میں کچھ ذاتی قدرت و عظمت نہیں ہی اور آجکل خدام اور مجاوروں نے ان کو بالکل گویا چوروں کی کھوہ بنا رکھا ہی تو بھی پیراں می پرند و مریدان می پرانند کے مصداق عوام کو فریب دیکر اپنا مطلب نکالتے اور زر کثیر حیلہ سے ٹھگ کر عیش و نشاط میں گذرانتے ہیں۔ چنانچہ ناظرین بہرہ منقولات میں ایک محمدی سیاح کی تحریر پاوینگے جو اُسنے ضلع گجرات کی ایک عالی شان درگاہ کی کیفیت میں سراج الاخبار مطبوعہ ۱۹ مئی میں شایع ہونیکو لکھی ہی اور اندازہ کرسکیں گے کہ محمدی پیروں خانقاہوں اور درگاہوں کی اندرونی حالت کیسی ہی +

مہر نیمروز بجنور مطبوعہ ۲۱- مئی جو محمد کریم اللہ صاحب کی پرو پرائٹری و منیجری میں شایع ہوا کسی نالایق مس کے لڑکا جن کر راولپنڈی کے ریلوے سٹیشن پر پھینکدینے اور پولیس کے اُسکو گرفتار کرنے کا ذکر کرکے لکھتا ہی کہ ہمارے

نزدیک یہہ کوئی جُرم نہیں صرف جوش مذہبی سے انتہائی کوشش مریم ثانی ہونیکی تھی جسمیں بوجہہ بے قاعدہ برتاؤ کے ناکامی رہی! ہم نہیں جانتے کہ آج کل مسلمانوں کو یہاں تک کفر بکنے اور ناگفتنی باتیں اخبارات میں لکھنے پر کس شریر روح نے آمادہ کر دیا ہی۔ کہ وے نہ خدا کے غضب سے ڈرتے اور نہ انسانی ملامت کی پروا کرتے ہیں کون مسلمان ہی جو اپنے قران میں باوجود یہہ گواہی پانے کے کہ فنفخنا فیہا من روحنا وجعلناها وابنها آیت للعالمین یعنی پھونکی ہم نے اُسمیں (یعنی مریم میں) اپنی روح سے اور کیا اُسکو اور اُسکے بیٹے کو نشانی واسطے عالموں کے ایسی کفر آمیز باتیں لکھنے کی جرأت کریگا؟ تعصب مذہبی نے آجکل ایسے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہی اور وہ بے سوچ سمجھے ایسی نالایق باتیں اخبارات میں شایع کرنے لگے ہیں۔ ایسے لوگ بروز عدالت خدا کو کیا جواب دینگے +

مُراسلات

اسلام پر الکاٹ صاحب کی رائے کا وزن

کسی دین کے فرضی دلایل دینے کے بجائے اُسکے فواید سے ثبوت پیش کرنا اسکی صداقت کو ثابت کرنیکی قوی طرز ہی کئی ایک یورپین لوگوں اور دیسیوں نے بھی اسلام کے عمدہ فوائد کا بیان کیا ہی جو دنیا کو حاصل ہوئے ہیں مگر دوسرے عالموں نے اِن لوگوں کے جواب میں ثابت کیا ہی کہ اسلام ایسا نہیں ہی جیسا وہ بیان کرتے ہیں۔ اور یہہ دکھلایا ہی کہ گو جہ اسلام نے وحشی لوگوں میں کچھ اصلاحیں کیں پر شایستہ لوگوں میں وحشت پھیلائی ہی۔ اِن دونوں اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۷۔ اپریل ۱۸۹۰ء نمبر ۱۵ میں اسلام پر الکاٹ صاحب بانی تھیوسوفسٹ سوسایٹی کی رائے اخبار الصدیق فیروزپور سے منقول ہوئی ہی۔ بامسورتھ سمتھ صاحب کی کتاب سے ایک دفعہ کسی مسلمان نے ایسی ہی رائے بندہ کی تحریر عدم ضرورت قرآن کے مقابلہ میں پیش کی تھی جسکا جواب نور افشاں کے ذریعہ دیا گیا تھا اور پھر عدم ضرورت قرآن طبع دوم۔ فصل نہم میں درج کیا گیا ہی۔ یہہ الکاٹ صاحب بُدھ مذہب کی بھی بڑی تعریف کیا کرتے ہیں جسمیں خدا کی ہستی سے انکار ہی۔ اور اُنکی کوشش کی غرض یہہ معلوم ہوتی ہی کہ کسیطرح کوئی ایسا مذہب بناویں جو دین عیسی کے مساوی ہو۔ کچھ ایسا ہی ارادہ برہمو ازم اور دیو دھرم والوں کا ہی۔ اس قسم کے طریقوں اور ایسی آرا سے خوب ظاہر ہو رہا ہی کہ دین عیسوی ہندوستان میں کیا کر رہا ہی سبھوں کو عجیب فکروں میں ڈالا ہی +

الکاٹ صاحب کی رائے منقولہ میں یہہ باتیں پائی جاتی ہیں (۱) "اسلام نے عمدہ سلطنتیں دنیا میں قایم کیں جنسے بہتری ہوئی"۔ (۲) "اسلام کی غرض دنیا کی بنیاد کا اُٹھانا ہی جو صاف دلیل اسبات کی ہی کہ اُسکے بانی کا دل دُنیا سے پاک تھا"۔ (۳) "قرآن میں صفات باری تعالیٰ کا بیان مدوشد سے ہی اور اس امر کی کافی دلیل ہی کہ بانی اسلام نے اپنے مذہب کی بنیاد فریب دھوکہ پر ہرگز نہیں رکھی"۔ (۴) "مذہب اسلام کی حقیقت کی یہہ کچھ کم دلیل نہیں ہی کہ اسلام نے شراب خوری کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہی"۔ (۵) "علوم وفنوں میں رہبر ہوا۔ بہت سی علمی تحقیقات جو زمانہ حال میں کمال کو پہنچی اُنکی بنا قرون متوسط میں اسلام کے علما نے ڈالی تھی" +

پہلا اور دوسرا امر ایک دوسرے کو ضایع کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر اسلام نے دُنیا میں بادشاہتیں قایم کیں تو یہہ نتیجہ غلط ہی کہ بانی اسلام کا دل دنیا کی محبت سے پاک تھا۔ اور پھر اگر سلطنت قایم کرنے کے ذریعہ محمد صاحب نے خود ہی نہ جاری کئے ہوتے اور پیروؤں کو آپ ہی سلطنت ملجاتی تب تو بانی اسلام محبت دنیا کے الزام سے بری کہے جا سکتے تھے۔ چنانچہ اوّلاً ظاہر ہی کہ صرف چند عرصہ حضرت کا دل دنیا کی محبت سے پاک رہا مگر جب کچھ پیرو ہو گئے تو حرص دنیاوی نے اُنکے دل کو زور کے ساتھ قابو کیا۔ یعنی پہلے تو یہہ کارروائی کرنے لگے کہ کمینگاہوں میں بٹھکر اُن مریدوں کو قریش کے قافلے لوٹنے کے لئے بھیجتے تھے (دیکھو مغازی الرسول۔ واقدی) اور اُس لوٹ میں سے آپ بھی حصہ لیتے تھے۔ پھر جب اس تدبیر سے پیرو کچھ اور بڑھ گئے تو فوج بناکر خود ہی عرب کے مختلف فرقوں سے لڑتے رہے۔ یاد رہے کہ لوگوں نے حضرت کی لوٹ مار سے تنگ آکر مقابلہ پر کمر باندھی تھی۔ اور حضرت کو بھی لڑائی کے فرمان آسمان سے آنے لگ گئے۔ یہہ لڑائیاں لڑکے محمد صاحب نے اپنی حین حیات میں ملک عرب فتح کر لیا اور خراج گبر مقرر کر دئے۔ کیا یہہ کام دنیا کی محبت سے دل کو پاک کرنیوالے تھے؟ اسطرح تو محمود غزنوی کے حملے اُسکی تارک الدنیا طبیعت کے لئے دلیل ہو سکتے ہیں +

ثانیاً۔ بانی اسلام کی حرص دنیوی اسبات سے بھی ظاہر ہی کہ اپنے پیروؤں کو بھی دنیا کا وعدہ دیا تھا چنانچہ سورہ نور۔ رکوع ۷۔ آیت ۵۴ میں ہی۔ وعدہ دیا ہی اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں کام نیک البتہ پیچھے حاکم کریگا اُنکو ملک پر۔ دیکھو بانی اسلام نے اسلام کی بنا تلوار پر رکھی تھی اور دنیاوی لالچ دیتے تھے۔ اب تلوار ایسی چیز ہی جو خواہمخواہ دُنیاوی غرضوں میں اُلجھانے کا ذریعہ ہی اور فتوحات جو اُسکے ذریعے ہوں دنیا کی چیزوں کی محبت کو دل میں قایم کرنیوالی ہیں۔ اور نہ صرف ملکی حکومت کا وعدہ ہی کیا تھا بلکہ پیروؤں کو زمینوں کے فواید اور ثواب بیان کرکے اور نہیں ایمانداری کی علامتیں

قرار دیکر انہیں خوب لڑایا تھا۔ سورہ انفال رکوع ۹۔ آیت ۶۶ اسی ہی شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی کا +

ثالثاً دنیا کے امیروں اور بادشاہوں کی عیش میں حکومت کے ساتھ یہہ باتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ یعنی عورتیں اور خادم اور مال۔ اور محمد صاحب نے یہہ چیزیں بھی جمع کر لی تھیں۔ اور وہ بھی نامناسب تدبیروں سے جیسا قرآن کے ہر ایک منصف مزاج پڑھنے والے کو معلوم ہو سکتا ہے۔ ان حقیقتوں کے سامنے الکاٹ صاحب کی رائے کیسی بے بنیاد ہے اور بالکل اعتبار کے لائق نہیں کیونکہ محمد صاحب کی چال اور تعلیم کے بالکل برخلاف ہے +

پہلے امر میں بھی الکاٹ صاحب کی رائے کچھ ایسی ہی بے ٹھکانے ہے۔ کیونکہ جہاں کہ اسلامی بادشاہتوں کی تواریخیں موجود ہیں تو ایسی ہوائی رائے کا کیا اعتبار ہے کہ اسلام نے عمدہ سلطنتیں قایم کیں جنسے بہتری ہوئی۔ میں کہتا ہوں وہ کونسی اسلامی سلطنت ہے جس سے بہتری ہوئی ہو۔ عرب کی سلطنت رہنے دو کیونکہ وہ تو رہی ہی نہیں۔ ترکوں کی سلطنت کا حال دیکھو۔ اُنہے ترکی اور آسٹریا اور یونان اور شام میں کیا بہتری پھیلائی ہے۔ جب سے یہہ سلطنت قایم ہوئی آجتک کیا بدانتظامی اور ظلم کے سوا کچھ اور بہتری بھی ہوئی ہے؟ یہہ قوم اسلام قبول کرنے سے پہلے تندخو تھی مگر اسلام قبول کرنے پر زیادہ تندخو ہوگئی۔ کیونکہ قرآن میں خونریزی کا ثواب آخرت سے شوق دلایا گیا ہے جسکا ترکوں کو مسلمان ہونے سے پہلے پتا نہ تھا۔ پر مسلمان ہونے سے انسانیت کا رہا سہا لحاظ بھی انہیں سے جاتا رہا۔ وہ مورخ جو اسلام کی حکومتوں سے زیادہ واقف ہیں اسکی بابت یوں لکھتے ہیں کہ "یہہ امر کہ غیر لوگوں کو مطیع کرنا اپنے ساتھ مغلوب لوگوں کے لئے کوئی ایسے فوایض لاوے جو سچی شایستگی اور نیک حکومت اور آسنی فنون کی تربیت کو شامل کریں ترکوں کے خیال میں نہ آیا تھا۔ اور نہ قرآن نے اس بارے میں کچھ سکھلایا ہے۔ پر صرف خراج لینا اور تابع رکھنا بتلایا ہے۔ ظلمی تسلط کی صدیوں کے اور سبھی لوگوں پر متعصب ایذا رسانی کے اور اپنے ہم مذہبوں پر سختی کرنے کے دانی اور لازمی نتیجے اُنکے پیچھے آئے ہیں قوم کی زندگی کی عمارت کو ایک خوش اور وفادار قوم کی محبت پر مبنی کرنے کے بجائے ترکی نے اپنی رعیت کو بدستور ستایا اور رسوا کیا ہے۔ اُسکے جہل مرکب ظلم اور بہائمی خرابی نے اُسے اپنے گھر میں بے آشنا کر دیا ہے۔ اور غیر ملک کی ہمدردی سے محروم کیا۔" (رسالہ اسلام مولفہ شوبرٹ صاحب صفحہ ۲۲) +

پھر دیکھو ترکوں سے اور محمد صاحب سے پیچھے قریباً دو سو برس کے عرصہ تک عربوں نے خلیفوں کے ماتحت کسطرح اور کس قسم کی بادشاہتیں قایم کیں۔ مشہور عالم محقق اور مستند اور مصنف ڈاکٹر ولیم میور صاحب نے انکی مختصر کیفیت یوں بیان کی ہے۔ اور مفتوحہ لوگوں کے ساتھ سلوک اور انتظام سلطنت کا یہہ ذکر تحریر کیا ہے کہ جن ملکوں میں عرب کن پھیل جاتے تھے وہاں کے باشندوں پر نہایت سخت قسم کا دباؤ ڈالا جاتا تھا۔ تین شرطیں چارہ جوئی کے لئے پیش کی جاتی تھیں۔ اسلام۔ تلوار۔ یا خراج۔ پہلی شرط منظور کرنے سے فوراً سلامتی حاصل ہو جاتی تھی۔ اور ایسا مومن اسلام کے سارے حقوق میں شریک ہو جاتا تھا۔ دوسری طرف وے جو اپنے آبائی ایمان میں قایم رہتے وہ دوسری دو شرطوں سے نہیں بچ سکتے تھے۔ تلوار سے بچنے کے لئے اور یا اگر مقابلہ کر کے شکست کھا دیں تو ضرور تھا کہ باجگذار ہوویں۔ لیکن قرآن میں صرف خراج ہی شرط نہیں ہے بلکہ اس پر یہہ حکم بھی اسکے ساتھ ہے "لڑو ان لوگوں سے جو کتاب والے ہیں (یعنی یہودی اور عیسائی) جبتک دیویں جزیہ سب ایک ہاتھ سے اور وے ذلیل ہوں" سورہ توبہ رکوع ۵۔ اس حکم کے وسیع معنی کئے گئے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ اگرچہ یہودی اور عیسائی جزیہ دے دیکر اپنے آبائی ایمان پر رہنے پاتے تھے تو بھی نہایت سخت ذلت اور بے قدری کے زیر کئے جاتے تھے۔ جسکی کیفیت اس کتاب سے معلوم ہو سکتی ہے جو قوانین عمر کہلاتی ہے۔ ابتدائی دنوں سے اسی کے موافق کارروائی ہوتی رہی۔ جزیہ وغیرہ کے علاوہ اہل کتاب سے یہہ بھی مطلب تھا کہ مسلمان مسافروں کو اپنے گھر اُتاریں۔ انکو گھوڑے پر چڑھنے کی ممانعت ہے اور اگر خچر یا گدھے پر چڑھیں تو انکی رکابیں لکڑی کی ہوں۔ وغیرہ انکی قبریں زمین کی سطح سے اونچی نہ ہوویں۔ ضرور ہے کہ انکے لڑکوں کے استاد مسلمان ہوویں۔ اور یہہ قوم خواہ کیسی ہی لایق اور قابل ہو کسی بڑے حاصل یا امانت کے عہدہ پر سرفراز نہ کی جاوے۔ اُن گرجوں کے سوا جو فتح کے وقت بچ گئے تھے عبادت کے واسطے کوئی نیا مکان نہیں بنا سکتے اور کسی مسلمان کو اپنی پاک جگہوں میں جب وہ چاہے داخل ہونے سے منع نہیں کر سکتے تھے۔ کوئی صلیب باہر دکھائی نہ دیوے۔ اور نہ گرجوں کے گھنٹے بجائے جاویں۔ وغیرہ عمر کا قانون ایسا تھا۔ اور اب تک اسلام کا قانون ہے۔ ایک طرف تو اسلام قبول کروانے کیواسطے ایسے ایسے سخت دباؤ تھے اور دوسری طرف غارتگری۔ لوٹ مار۔ غلامی۔ جزیہ وغیرہ تھے (Rise & Decline of Islam)

یہہ حال تھا اس بادشاہت کا جو خلیفوں نے پھیلائی تھی اُن ملکوں کو کیا بہتری ہوئی؟ کچھ نہیں صرف اسلام کو فایدہ ہوا کہ اُسکے مرید بہت ہو گئے۔ کیا الکاٹ صاحب اسلامی بادشاہتوں کے ایسے انتظام اور ایسے قوانین سے بے خبر ہیں؟ +

عیسائیوں کی تو اسلامی سلطنت سے اس قسم کی بہتری ہوئی!!! اب پوچھئے اہل ہند سے کہ ہندوستان میں اسلام کی سلطنت کی کونسی بات کے لئے وہ شکر گذار ہیں۔ کیا بادشاہی محلوں کے لئے جو اسلام کے بادشاہوں نے اپنے اور اپنے حرموں کی آسایش کے لئے بنائے۔ یا انکے بڑے بڑے مقبروں کے لئے شکر گذار ہیں؟ شاید اُس دباؤ کے لئے تو ضرور شکر گذار ہونگے جو اسلام کو بڑھانے کی خاطر اُنکے مذہب پر ڈالا گیا تھا!! نہیں صاحب لوگ اسبات کے لئے شکر گذار ہیں کہ اسلامی سلطنت

ہندوستان سے معدوم ہوئی۔ البتہ اگر اسلامی حکومت کے ذریعہ سے لوگوں کو عقلی یا قومی یا سوشل فایدہ ہوا ہوتا تو حکومت کا ایسا نامناسب اور یکطرفہ طور قابل عفو ہوسکتا تھا۔ اسلام اور اُسکی تلوار کی ایسی کارروائیاں ہیں۔ اگر یہہ اسلام پر دیکھتے ہیں تو زمانہ حال کے شائستہ لوگوں کی شستہ آراء سے وہ مل نہیں سکتے۔ اور نہ ہم اسلام کی اپنے خیالوں کے موافق تعبیر کرسکتے ہیں اور نہ کرنی چاہئے بلکہ اُسکو اسطرح بیان کرنا چاہئے جسطرح اسکے بانی کرگئے ہیں اُسکے یکطرفہ قوانین اور ظالمانہ کارروائیوں کو ہماری سلیم مزاجی کچھ بھی نرم نہیں کرسکتی۔ الکانٹ صاحب عبث ایسی کوشش کرتے ہیں۔" (باقی پھر)

راقم (باوری) اجی ایل ٹھاکرداس

شکریہ فیض بخشی حضور نظام حیدرآباد

آجکل اخباروں میں یہہ خبر دیکھکر کہ ہم اعلیٰ حضرت نظام حیدرآباد صاحب کے تہ دل سے شکرگذار ہیں۔ جو اُنہی ہی مہربانی اور فیاضی سے سب سے غریب قوم عیسائی کے ایک شخص کو بھی ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم پانے کے لئے لنڈن بھیجنے والے ہیں۔ اس شکرانہ کے ساتھ ہم اپنے وعدہ وفا خداوند کی برکت کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ جنے فرمایا کہ "جو کوئی ان چھوٹوں میں سے ایک کو شاگرد کے نام سے ایک ٹھنڈا پیالہ پانی پلائیگا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا بدلا پائے بغیر نہ رہیگا"۔

ہم اُس بھائی کو بھی مبارکباد کہتے ہیں جو اس اعزاز اور اختصاص کے ساتھ بہت اچھے کام کے لئے بھیجے جانے کیلئے چُنا گیا ہے۔ اُسے خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ اس دور دراز سفر کو اکیلا نہیں جاتا ہے۔ بلکہ اٹھارہ لاکھ شخصوں میں سے ہزاروں کی اُمید کی روحیں اُسکے ساتھ جاتی ہیں جو اُس وقت تک دعائیں کرتے رہینگے کہ وہ خیریت اور

سلامتی اور دینداری پرہیزگاری اور اُس کام کی کامیابی کے ساتھ واپس آئے جس کام کے لئے وہ کمر باندھ چکا ہے کہ اس خیر وخوبی کے ساتھ اُسکے واپس آنے اور پھر سچی طور سے اُس کام کو اچھی طرح سے انجام دینے سے اُنکی غریب قوم کی نیکنامی کی اُمید کی جاتی ہے۔

اب ہماری اخیر رخصتی دُعا تخداوند کے حضور آنسو بہا بہا کر یہہ ہے۔ "خداوند تیرا حافظ ہو۔ آفتاب سے دن کو اور مہتاب سے رات کو تجھے کچھ ضرر نہ پہنچے۔ خداوند ہر ایک برائی سے تجھے محفوظ رکھے۔ وہ تیری جان محفوظ رکھے خداوند تیرے آنے جانے میں اسوقت سے لیکے ہمیشہ تک تیرا حافظ رہے۔ آمین (زبور ۱۲۱ – ۵ سے ۸ تک)"

راقم صفدر علی۔ از بھنڈارہ ممالک متوسط۔

منقولات

ضلع گجرات کی وہی ایک عالیشان درگاہ

ڈیر ایڈیٹر۔

پرسوں ایک دوکان پر بیٹھے ہوئے اتفاقاً ۲۱ اپریل کا سراج الاخبار میری نظر سے گذرا جسمیں درگاہ مندرجہ عنوان کے حالات پڑھکر نہایت ہی تعجب ہوا۔ پھر میں نے اِدھر اُدھر سے پوچھ پاچھ کر درگاہ کی کیفیت دریافت کی معلوم ہوا کہ اس علاقہ میں بیشک ایک بڑی متبرک درگاہ ہے ایک پیر صاحب اعلیٰ گدی نشین ہیں اور درگاہ کے کل انتظامی معاملات کا مدار صرف انہیں کی ذات پر منحصر ہے۔ تین چار اور مصاحب بھی رہتے ہیں انکو ارکین درگاہ کہتے ہیں۔ وہ مریدوں اور خادموں اور دیگر متعلقین درگاہ کے خانگی معاملات وغیرہ کا تصفیہ کیا کرتے ہیں۔ چونکہ مجھکو شرافت دیانت نیک چلنی وغیرہ حمیدہ صفات سے طبعی محبت ہے اور رذالت خیانت بدچلنی وغیرہ صفات ناپسندیدہ سے دلی نفرت اسلئے مجھے یہہ سودا دامنگیر ہوا کہ خلیفہ درگاہ کے صحیح اور واقعی حالات دریافت کئے جاویں تمام دن میرا یہی خیال میں گذرا رات کو چارپائی پر لیٹا تو یہی سوچ رہا تھا کہ اس حالات کیونکر اور کس ذریعہ سے دریافت کئے جاویں اس اثنا میں مجھے نیند آگئی اور بحالت خواب کیا دیکھتا ہوں کہ میں بارادہ دریافت حالات بازار سے چار آنہ کے بتاشے لیکر اس عالیشان درگاہ پر چلا گیا۔ بتاسے چڑھا کر سلام کیا وہاں کئی ایک مجاور اِدھر اُدھر بیٹھے ہوئے حقہ تمباکو پی رہے تھے۔ میں نے ایک مجاور کو نیک مزاج۔ راستباز سمجھ کر سلام کیا اُسنے وعلیکم السلام کرکے اپنے پاس بیٹھا لیا اور بڑی خوش خلقی سے مجھسے باتیں کرنے لگا (مجاور) خان صاحب آپ کہاں سے تشریف لائے اور کیونکر دمیں؟ حضرت میرا غریب خانہ پشاور کے قریب ہے۔ ضلع راولپنڈی میں نور پور شاہان کے میلے پر ہر سال آیا کرتا ہوں۔ ابھی اُس میلہ میں چند روز باقی ہیں اسلئے اس درگاہ کی زیارت اور سلام کو چلا آیا ہوں مگر آج ایک اخبار کا پرچہ میری نظر سے گذرا اُسمیں اس درگاہ کے خلیفہ کے حالات پڑھکر بڑا تعجب پیدا ہوا کہ یہہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسی متبرک درگاہ اور ایسا واہیات خلیفہ۔ بھلا آپ تو ہر وقت یہاں موجود رہتے ہیں کل حالات سے واقف ہونگے فرمایئے یہہ کیا بات ہے۔ مجاور نے نہایت افسوس سے ایک آہ سرد نکالی اور پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا کہ خان صاحب اس درگاہ کی بزرگی میں تو کچھ شبہہ نہیں۔ لیکن حال کے خلیفہ کی بیہودہ کارروائی اور حرکات ناملایم سے درگاہ کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ جملہ مجاوران و دیگر ہر قسم کے متعلقین درگاہ نہایت تنگ ہیں اور خمس الاوقات بعد نماز یہی دعا

مانگتے ہیں کہ خدا تعالی اِس خلیفہ کو یہاں سے کہیں دفع کرے تاکہ اراکین و سرپرستان درگاہ متفق ہوکر کوئی خلیفہ تجویز کریں جو یہہ اوصاف موصوف اور درگاہ کی خلافت کے قابل ہو۔ پہلے مجھے خلیفہ کے چال وچلن وغیرہ کی نسبت کچھ شبہ بھی تھا مگر اِس راست گو مجاور کی تصدیق کرنے سے میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے اور میں نے اُس سے گفتگو کرکے زیادہ تر حالات دریافت کرنے شروع کئے۔ (میں) آپکو تو خلیفہ صاحب کے سب حالات معلوم ہونگے مجھے بھی آگاہ کریں۔ (مجاور) خانصاحب اُنکے حالات ناگفتنی ہیں۔ اصل یہہ ہی کہ جو نعمت کسی کو بلا محنت و تردد ملجاوے اُسکا قدردان نہیں ہوتا۔ چونکہ اس خلیفہ کو اپنی محنت اور قابلیت پر خلافت نہیں ملی اسلئے اُسکو اس منصب کا اتنا بھی پاس نہیں ہی جتنی ماش پر سفیدی (میں) بھلا بلا محنت ولیاقت خلافت کسطرح مل گئی ایسا رتبہ تو بہت سوچ سمجھکر دینا چاہئے (مجاور) اسکا باپ ایک درگاہ کے اراکین میں سے تھا۔ فقرا و بزرگوں نے سمجھا کہ بزرگ زادہ نکلیگا۔ باپ کے لحاظ سے خلیفہ بنادیا (میں) تمہارے بزرگوں کی عقلمندی پر بڑا افسوس ہی وہ یہہ نہیں جانتے کہ آباواجداد کی بزرگی و شرافت پر کلی مدار نہیں بلکہ صحبت کی تاثیر بہت جلد ہوتی ہی ؎

پسر نوح با بدان بنشست
خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت و مردم شد

(مجاور) آپنے سچ فرمایا۔ صحبت کی تاثیر بالضرور ہوتی ہی۔ مگر بزرگوں کو کیا معلوم تھا کہ اسکو نیکوں سے نفرت اور بدوں سے محبت ہوگی۔ اُسنے چند آدمی چالاک اوباش اپنی صحبت میں رکھے ہوئے ہیں آپ جانتے ہیں کہ یہہ درگاہ مرجع خاص و عام ہی تمام خلقت اپنی اپنی حاجات کے لئے چلی آتی ہی۔ یہ لوگ درگاہ کے آس پاس پھرتے رہتے ہیں حاجتمند مریدوں پر خلیفہ کی لیاقت وکرامت کے اظہار میں مبالغہ کرکے یہانتک ذہن نشین کردیتے ہیں کہ آجکل حضرت پیر صاحب نے تمام امورات درگاہ کا مدار خلیفہ صاحب پر ہی رکھا ہوا ہی خلیفہ جو چاہیں کرسکتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ اہل الغرض مجنوں غرض مند پہلے خلیفہ صاحب کی خدمت میں ہی رجوع لاتے ہیں۔ خانصاحب تمام ملک لٹ رہا ہی۔ چاروں طرف سے صدہا بلکہ ہزارہا روپیہ چلا آتا ہی (میں) کرامت کا رتبہ تو حضرت پیر صاحب کو حاصل ہی اور انہیں کا کلی اختیار ہی پھر کیا وجہہ ہی کہ خلیفہ صاحب مریدوں کو لوٹ رہے ہیں (مجاور) تم تو بڑے بھولے معلوم ہوتے ہو تمنے یہہ مثل نہیں سنی کہ پیران می پرند مریدان می پرانند۔ خلیفہ صاحب کے رفیق اور جلیس بڑے مکار اور چالاک ہیں انہوں نے تمام مردوں کے ذہن نشین کردیا ہی کہ پیر صاحب بلا وساطت خلیفہ صاحب ہرگز کسیکی عرض معروض نہیں سنتے اور کسیکو نیک و بد نہیں کہتے جسکے لئے خلیفہ صاحب کہینگے اسی کے لئے دعائے نیک ہوگی اور خلیفہ جی اسی کے لئے دعا نیک کراتے ہیں جو پہلے کافی نیاز پیش کرے۔ بس کل اہل غرض اپنے مطلب کے لئے توڑے کے توڑے لئے چلے آتے ہیں۔ خلیفہ صاحب کے حجرے میں تو اسطرح روپیہ جھم جھم برستا ہی جیسے برسات میں بادل (میں) میں تمہارے خلیفہ صاحب سے ملنا چاہتا ہوں آپ مجھے ملادیں (مجاور) میں تو ایک غریب فقیر ہوں وہاں تک میری رسائی نہیں وہ آدمی (ایک بانکے وضعدار آدمی کیطرف اشارہ کرکے) انکا جلیس اور یار غار ہی اُس سے کہوگے تو ملادیگا چنانچہ میں جھٹ وہاں سے اُٹھکر اُسکے پاس چلاگیا۔ سلام علیک کرکے کھڑا ہوگیا اور کہا کہ جناب میں اِس درگاہ کے خلیفہ صاحب سے ملنا چاہتا ہوں براہ عنایت مجھے ملادیں (جلیس) بہت اچھا شام کو میرے ساتھ چلے چلنا نیاز کیا لے چلوگے (میں) میں غریب مسافر ہوں۔ دو چار آنے کے بتاشے مصری لیچلونگا (جلیس) مصری بتاشوں سے اچھی طرح ملاقات نہیں ہوگی (میں) پھر تو کیا (جلیس) اگر عمدہ ملاقات کرنی چاہتے ہو تو ایک بوتل بی ٹی لیچلو (میں) بی ٹی کیا چیز ہی کہاں سے اور کتنے کو ملتی ہی (جلیس) بی ٹی ایک شرابی کی ولائتی شراب ہی جو سوداگروں کی دوکان سے بارہ کو ملسکتی ہی میں خود ساتھ ہولے دونگا (میں) ایسی شراب کا کیا کہ خلیفہ صاحب شراب کو کیا کرینگے (جلیس) اومیاں ڈیرہ والے بڑے سیدھے آدمی ہو یہہ ایک عمدہ چیز ہی اسکے پینے سے جو فرحت حاصل ہوتی ہی ہزار روپیہ خرچ کرنے سے وہ خوشی نہیں ملتی جو اسکا ایک پیگ پینے سے ہوتی ہی۔ ہمارے خلیفہ صاحب تمام دن امورات ومعاملات درگاہ کے انصرام میں مصروف رہتے ہیں شام کو اپنے حجرے میں بیٹھکر دو چار جلیسوں کے ساتھ یہہ شغل رکھتے ہیں اور دل بہلاتے ہیں (میں) چونکہ مجھے اُس محفل میں جانا تھا اسلئے بارہ روپئے دیدیئے کہ آپ ہی ایک بوتل لے آئیے وہ جھٹ بازار سے بوتل لے آیا اور مجھکو ساتھ لیکر خلیفہ صاحب کے حجرے پر پہنچا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ڈھینگے سر بیٹھا ہوا ہی۔ قیافہ سے معلوم ہوتا تھا کہ تکبر۔ کوتاہ اندیشی۔ عیاشی۔ خیرہ چشمی کا پتلا ہی۔ چار پانچ نوعمر وضعدار پاس بیٹھے ہوئے اُنکے ساتھ لیمپ کی روشنی میں تاش کھیل رہا ہی۔ اُسنے جاتے ہی بوتل آگے رکھدی اور میری طرف اشارہ کرکے کہا کہ حضرت یہہ سیاح آپکی ملاقات کا شائق تھا اسکی طرف سے یہہ نیاز ہی۔ خلیفہ صاحب گو بڑے بدمزاج و مغرور معلوم ہوتے تھے مگر بوتل کو دیکھتے ہی دانت نکال دیئے اور اُسپر سے گھاس پھوس اور کاغذ اوتار کر دیکھا اور بولے کہ ہوں بی ٹی ہی۔ مجھسے دو چار باتیں کیں پھر بوتل کا کاگ نکال کر جلیسوں کے ساتھ شراب پینے لگے مجھے بھی شراب پینے کے لئے دو تین دفعہ فرمایا مگر میں نے دست بستہ عرض کی کہ جناب میں نمازی ہوں مجھے معاف رکھیں۔ میں علیحدہ ہوکر ایک کونہ میں بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں خلیفہ جی مع رفقا خوب مخمور ہوگئے۔ میرا اُنکو کچھ خیال نہ رہا۔ بہت ہی بے تکلف باتیں کرنے لگے (خلیفہ) ایک جلیس

سے مخاطب ہوکر۔ کیوں بھائی وہ کل والا زمیندار مرید کہتا تھا کہ اگر میں آپکی امداد سے نمبردار ہو گیا تو ستر روپیہ نیاز دونگا۔ آج اُسکی شکل نہیں دیکھی (جلیس) جناب آج شام کو صہ مجھے دیکر عسہ روپیہ لینے کو گھر گیا ہے کل آویگا اور پورے ستر روپیہ لیکر حاضر ہوگا (خلیفہ) دوسرے جلیس سے مخاطب ہوکر۔ کیوں یار۔ ہمارے پیر صاحب کی دعا سے اُس آدمی کو ذیلداری تو ملگئی وہ ایک سو روپیہ دے گیا تھا پچاس باقی ہیں (جلیس) جناب نیاز کے روپیہ کا اُدھار نہیں کرنا چاہئے آپ پہلے نقد لے لیا کریں تب دعا کرایا کریں (خلیفہ) یار تمنے سچ کہا دیکھو اُن کھتریوں نے کیسی بے ایمانی کی منت مان گئے کہ اگر ہمارا فلان رفیق ذیلدار بن گیا تو ڈیڑھ سو روپیہ نیاز دیگا مجھے ایک کوڑی نہیں دی (جلیس) کون کھتری (خلیفہ) اسوقت نام نہیں یاد (جلیس) خوب قہقہہ مارکر ہاں میں سمجھ گیا وہ اُس گاؤں کے رہنے والے جو جہلم کی سڑک پر دولتانگر سے پرے ہے (خلیفہ) آفرین ہے تمہاری سمجھ پر وہی (جلیس) وہ ایک دن مجھے ملے تھے میں نے کہا تھا کہ تم نیاز نہیں دیتے وہ کہنے لگے کہ ہم کیا کریں۔ وہ شخص ہمکو دینا نہیں کہتا ہے کہ ہم اس درگاہ کی مدد سے ذیلدار نہیں بنے بلکہ ہمارا مخالف کامیاب ہونیوالا تھا ہم تو لاہور میں ایک بڑی نامی خانقاہ کے گدی نشین کے پاس جاکر پہنچے ہوئے اُنکی دعا سے ذیلداری ملی ہے (ایک اور جلیس) میں بھی سمجھ گیا تین چار روز ہوئے وہ کھتری مجھے ملے تھے مگر وہ تو کہتے تھے کہ ہم آج دو سو روپیہ درگاہ پر چڑھا آئے ہیں آپ نے تو یہہ بھید ہم سے پوشیدہ ہی رکھا ہوا تھا (خلیفہ) ہاں بھائی تمنے سچ کہا۔ بیشک وے گئے تھے مگر یہہ تو اور معاملہ ہے انسے کسی نے کہدیا تھا کہ حکام کو شک ہے کہ تمہاری ہنڈیاں اور تمسک اکثر جعلی ہوتے ہیں آجکل تمہارے سب کاغذات ضبط ہونیوالے ہیں فوراً دوڑے آئے اور التجا کی کہ حضرت ہم عزت دار ہیں آپ دُعا کریں کہ عدالت میں ہماری بہیاں نہ منگائی جاویں کیونکہ آجکل سچ جھوٹھ کی کچھ تمیز نہیں ہمنے کہا اچھا جاؤ بیفکر رہو خدا نے چاہا تو کوئی تمکو نہ پوچھیگا فوراً مال درگاہ پر چڑھ گئے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی باتیں ہوتی رہیں۔ خلیفہ صاحب کے نزدیک اپنا بھید ظاہر کرنا کچھ بات ہی نہ تھی اُنکی تمام حرکات وسکنات ایسی تھیں جیسی کہ بہت ہی کم سمجھ ناتجربہ کار لڑکوں کی ہوتی ہیں میں رات کے ۱۱ بجے تک وہاں بیٹھکر یہہ تماشا دیکھتا اور مختلف اقسام کی باتیں سُنتا رہا۔ جب دیکھا کہ اُنکو کوئی بھی سدھ بُدھ نہیں رہی وہیں فرش پر لیٹ کر سو گئے ہیں تو وہاں سے کھسک آیا اور ایک مسجد میں جاکر سو رہا صبح کو نماز پڑھکر پھر اُس کل والے مجاور کے پاس گیا (مجاور) آئیے خانصاحب آپکو تو کل سے دیکھا ہی نہیں فرمائیے ہمارے خلیفہ جی کو دیکھا (میں) دیکھا کیا بڑی عمدہ ملاقات ہوئی اور اُنکے سب حالات خود اُنکی اور اُنکے دلی دوستوں کی زبانی سُن لئے۔ خلیفہ کیا ہیں ایک چیز ہیں شاید پیر صاحب یا دیگر اراکین درگاہ کو اُنکے حالات سے خبر نہ ہوگی ورنہ ایسا اندھیر کیونکر ہو سکتا ہے (مجاور) اراکین درگاہ تو اُسکے حالات سے بخوبی واقف ہونگے کیونکہ اُسکے حالات عام مشہور اور اظہر من الشمس ہیں البتہ بڑے پیر صاحب کو اطلاع نہیں ہوگی کیونکہ اگر وہ واقعی حالات سے واقف ہوتے تو فوراً رتبہ خلافت سے علیحدہ کرکے جہنم بھیجدیتے (میں) اگر اراکین درگاہ واقف ہیں کہ خلیفہ کی کارروائی سے ہزارہا بندگان خدا کا نقصان ہو رہا ہے۔ ملک لٹ جاتا ہے تو کیا اُنکا فرض نہیں ہے کہ ایسے حالات سے بڑے پیر صاحب کو آگاہ کریں تاکہ درگاہ کا انتظام درست ہو جاوے (مجاور) اراکین درگاہ بڑے اشراف اور نیک مزاج ہیں غالباً یہی خیال کرتے ہونگے کہ (گوشت خر دندان سگ) ہمکو کیا غرض ہے اگر پیر صاحب ہم سے پوچھینگے تو کہدینگے اور اسمیں شک نہیں کہ اگر پیر صاحب کو اِن حالات سے آگاہی ہو جاوے تو تختہ اُلٹ دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کاٹھ کی ہانڈی کبتک چڑھ سکتی ہے آخر یہہ راز طشت از بام ہوگا (میں) کیوں صاحب اس درگاہ کے معاملہ میں گورنمنٹ کچھ دست اندازی نہیں کر سکتی (مجاور) کیوں نہیں اس قسم کے سب متبرک مکانات سرکار کی دستگیری ہی سے قایم ہیں جاگیریں لگی ہوئی ہیں۔ گدی نشینوں کو بڑے بڑے وظایف ملتے ہیں اگر درگاہ کے انتظام اور کارروائی میں کوئی بھاری نقص ہو تو گورنمنٹ خود دست اندازی کرکے اصلاح کرا سکتی ہے۔ اگر اصلاح نہ کیجاوے تو جاگیر اور وظیفہ وغیرہ جو کچھ ہو فوراً ضبط ہو جاتا ہے (میں) تم لوگ درگاہ کے خادم اور معتقد ہو درگاہ کی بدنامی سے تمہاری ہی بدنامی اور بیعزتی ہے تم حکام کے پاس سب حال کیوں ظاہر نہیں کرتے (مجاور) ہم کم رتبہ اور کم حیثیت آدمی ہیں تھوڑے تھوڑے وظایف مقرر ہیں اُسی میں اپنا سب گذارہ کرتے ہیں نہ ہم میں ایسا اتفاق کہ چند آدمی ہم صلاح ہوکر کہیں جاویں نہ اتنی جرأت کہ حکام سے ملیں نہ ہم پر ایسا اعتبار کہ ہماری بات سچی سمجھی جاوے لیکن میں جانتا ہوں کہ تمام مریدان درگاہ بہت تنگ ہیں صرف موقع دیکھ رہے ہیں ضرور کسیوقت یہہ آگ بھڑکے گی اور اگر اراکین درگاہ نے پیر صاحب کو درگاہ کی کارروائی سے مفصل آگاہ کر دیا تو بھی انتظام درست ہو جاویگا (میں) بندگان خدا کا نقصان وحق تلفی دیکھکر اور اس خلیفہ کی زیادتی کی باتیں سنکر مجھے نہایت ہی رنج ہو رہا ہے مثل مشہور ہے کہ قاضی کو شہر کا اندیشہ۔ سائیں جی میں تو ضرور کسی وقت کسی حاکم سے تمہاری درگاہ کے حالات بیان کرونگا (مجاور) خانصاحب تم ایک مسافر وسیاح ہو کس تقریب سے اور کس حاکم سے کہہ سکتے ہو (میں) سائیں جی تقریب کیا چاہئے میں ایک آزاد آدمی ہوں اول تو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے روبرو اور اگر اُنہوں نے توجہ نہ کی تو صاحب کمشنر بہادر کے سامنے سب قلعی کھول دونگا اور اُنسے جو گفتگو ہوگی سب تم کو بتلا دونگا۔ یہہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ایک مسجد کے امام نے اذان دینی شروع کی اُسکی آواز سے میری آنکھ کھل گئی +

راقم ایک سیاح

از سراج الاخبار

واقعات اور رائیں

روسی ترکستان کی تازہ خبریں پہلے کی نسبت نہایت ہی اہم ہیں۔ جدید گورنر جنرل جسکا نام غالباً گورو ڈیکن ہی اور ہند کے مختلف حملہ آور جنرل سکوبیلاف کے رفقاء و مقلدوں میں سے ہی مقامی خوانین کی جگہہ روسی افسر مقرر کر رہا ہی۔ اور افغان و ترکستان کی سڑکوں اور رستوں کا دلی توجہہ سے سروے کر رہا ہی۔ اور جنگی منشاؤں کیواسطے سامان رسد و باربرداری کا حساب لگا رہا ہی۔ شمالی فارس کو ترکمانوں کے حملے سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت جرار ترکمان سوار روسی فوج میں بھرتی کئے گئے ہیں جسکے باعث ترکمان امن سے کاشتکاری کرنے کے لئے مجبور ہوئے ہیں۔ اور امیر بخارا کی وساطت سے روسی گورنر جنرل مذکور امیر کابل کے ساتھ پولیٹیکل ہیوند سر بوط کرنیکی کوشش کر رہا ہی۔ روسی ترکستان کی جنگی تیاریاں افغانستان میں علی العموم ہلچل پیدا کر رہی ہیں۔ مگر امیر کابل کی چالبازیوں سے ابتک کوئی واقف نہیں ہی۔ ممکن ہی کہ وہ آئندہ جنگ کے فاتح کا ساتھ دیں۔ بازاروں میں عجیب افواہیں اڑ رہی ہیں مگر قابل اعتبار نہیں +

بنگال گورنمنٹ نے آمدنی بڑہانیکی جدید ترکیب نکالی ہی۔ حکم دیا گیا ہی کہ سرکاری دفتروں میں کسی خالی اسامی کیواسطے جو عرضی بخدمت صاحب مجسٹریٹ یا صاحب کلکٹر یا صاحب ڈویزیل آفیسر گذرانی جاوے اُسپر آٹھ آنہ کا کورٹ فیس لگا ہوگا ورنہ قابل سماعت نہ سمجھی جائیگی +

بمبئی کی ہندوستانی جماعت کے بہت بڑے حصہ میں خواہش پیدا ہوئی ہی کہ لارڈ دفرن کے چیشرو کو عہدۂ وائسرائے پر دوبارہ مقرر کیا جائے۔ یہہ خواہش اپنی ارادہ سے پیدا ہوئی اور عنقریب ایک تحریک سے منتقل ہوجائیگی کہ حکام ولایت سے درخواست کی جائے کہ لارڈ رپن کی طلبی کے مسئلہ پر غور کریں +

جرمن میں یہہ تجویز درپیش ہی کہ فوجی آدمیوں کے لئے کاغذ کے مکانات بنائے جائیں۔ اہل یورپ نے کاغذ سے بڑے کام لئے ہیں۔ ریلوے سڑک اور توپوں کے پہئے تک کاغذ سے تیار ہوگئے۔ کاغذ کوٹ کر ایسا دبیز کر لیا جاتا ہی کہ وہ لوہے سے بھی زیادہ سخت اور پائیدار ہوجاتا ہی۔ کہتے ہیں کہ ان مکانات پر سردی و گرمی دونوں کا اثر نہ پہنچ سکیگا +

جریدہ روزگار ناقل ہی کہ حیدرآباد دکن میں بروز عیدالفطر صبح کے چار بجے سے اس شدت کی بارش رعد و برق کے ساتھ ہوئی کہ دو گھنٹوں میں ندی نالے سب ایک ہوگئے۔ صبح کے آٹھ بجے تک برابر بارش ہوتی رہی۔ موسی ندی اس بارش میں بھرپور ہوگئی۔ صبح کے چار بجے راجہ شیوراج بہادر کے مکان نو تعمیر پر بجلی گری جسکے صدمہ سے اس مکان کا بڑا دالان معہ سقف و دہیم ہوگیا +

روسی سفارت کے جنگی افسر ایم ایونوف کی بیوی اور لڑکی سے پانچ رومی افسروں نے سخت بدسلوکی کی جب وہ پاس سے گذر رہی تھیں پکڑ کر انکے بوسے لئے بعض روسی ملاح دور سے یہہ دیکھ کر انکی مدد کو دوڑے اور چار ملزموں کو گرفتار کرکے روسی سفارت کے حوالہ کیا ایم نیلیڈف روسی سفیر ملزموں کو رومی افسروں کے حوالہ کرنے سے اسلئے انکاری ہی کہ اُسکو رومی انصاف پر بالکل اعتبار نہیں ہی۔ دوسری خبر سے معلوم ہوا ہی کہ کورٹ مارشل نے ملزموں کو بجائے جلاوطنی چھ ماہ قید کی سزا دی اور سلطان نے حکم دیا ہی کہ قید کاٹنے کے بعد وہ علی الدوام کے واسطے ٹریپولی کو جلاوطن کئے جائیں۔ ایم نیلیڈف اس سزا سے مطمئن ہوگیا ہی +

بھگواڑہ۔ مسمی بھاراجاٹ سکنہ رانی پور تحصیل بھلواڑہ کو قتل کے جرم میں پھانسی کا حکم صادر ہوا اور پھانسی دیگئی اس شخص نے اپنے بھائی کی عورت کو نہایت بیرحمی سے بحالت عدم حاضری اُسکے خاوند کے بہ طمع زیور قیمتی ایک سو روپیہ کے قتل کیا تھا +

ایک صاحب نے اس قسم کا ایک انجن تیار کیا ہی کہ وہ ایک گھنٹہ میں ۱۲۰ میل طی کرتا ہی۔ اُسکی شکل پیپے کی سی ہی۔ یعنی دونوں طرف نوکدار بیچ میں سے پھولا ہوا ہی۔ اس شکل سے ہوا کی تیزی کا اثر اُسپر نہیں ہو سکتا ہی۔ یہہ انجن بھاپ سے چلتا ہی۔ زمانہ حال میں امریکہ میں ۱۲ سڑکوں پر گاڑیاں بجلی کی طاقت سے چلتی ہیں اور ۱۹۰ شہروں میں اسی قسم کی گاڑیوں کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ گمان غالب ہی کہ دس بارہ برس کے عرصہ میں گھوڑوں کی گاڑیاں بہت کم ہوجائینگی +

زار روس کے قتل کی سازش میں جس علی افسر فوج بحری پر اشتباہ قایم کیا گیا تھا وہ خودکشی کرکے مرگیا اُسنے اپنے سونے کے کمرے میں بہت سے کوئلے سلگا کر دروازے بند کر دئے جس کے گیس سے دم گھٹ کر اُسکا دم نکل گیا۔ اس شخص نے مرنے سے پہلے ایک چٹھی لکھکر ایک نمایاں جگہہ پر رکھدی جسکا مضمون یہہ تھا کہ "میں صرف ننگ بدنامی کی وجہہ سے خودکشی کا مرتکب ہوا ورنہ مجھے اس نکوہیدہ سازش میں کچھ بھی تعلق نہ تھا +

گوجرانوالہ میں یہہ سخت حادثہ گذرا کہ ایک ہی دن اور ایک ہی گھنٹہ میں پادری مارس صاحب کی میم اور انکا معصوم بچہ اس عالم فانی سے رحلت کر گئے دونوں ماں بیٹے کی لاشیں ایک ہی صندوق میں بند کرکے یعنی ماں کی چھاتی پر بیٹے کو لٹا کر دفن کیا گیا۔ سراج الاخبار لکھتا ہی کہ اس حالت کو دیکھکر کلیجہ شق ہوتا تھا +

امرتسر چھاؤنی میں ایک عورت کو جو حاملہ تھی اسکے دیور نے ناراض ہوکر ایسی لات ماری کہ وہ بیچاری فوراً ٹھنڈی ہوگئی۔ ملزم ماخوذ کیا گیا اور تحقیقات کے لئے اُسکا چالان کیا گیا۔ لاش بعد ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ وارثان کی گئی +

رہتک موضع کھرکھوڑہ میں ایک نمبردار قوم جاٹ کا لڑکا گیارہ سالہ غروب آفتاب کے وقت غائب ہوگیا دور دور تک بدرجہ تلاش رہی کہیں پتہ نہ لگا۔ کسی دشمن نے اول تو اُس لڑکے کو ہلاک کیا بعدہٗ ایک ایک عضو بدن جدا کرکے اُسی گاؤں کے قریب جہاں چند درخت بطور جھنڈ کارخانہ بندی کی ہوئی ہے مع اُس چھری کے جس سے اُس ناکردہ گناہ کے جوڑ کاٹے تھے دو روز بعد ڈال گیا۔ تیسرے روز نعش ملی۔ مجرم بڑا سنگدل تھا جسنے اپنے ہاتھ سے ایسا کیا پولیس تحقیقات میں سرگرم ہے +

اضلاع کرنال و رہتک و حصار کیواسطے چار ہزار آٹھ سو سوار مع تین توپخانہ کے عنقریب آنیوالے ہیں قیاس کیا جاتا ہے کہ تمام بھرتی بھار ۱۳ ہزار آدمیوں کی ہوگی اس خبر کے سننے سے سکنائے رہتک کے ہوش پراگندہ ہو رہے ہیں اکثروں کا خیال ہے کہ بقر عید عنقریب آتی ہے جس کے انتظام کے لئے یہہ سامان ہے ورنہ اس اضلاع میں کوئی ایسا عظیم خدشہ معلوم نہیں ہوتا +

پھگواڑہ سے نامہ نگار کوہ نور مخبر ہے کہ یہاں ایک نوجوان نرم اندام تشریف لائے ہیں۔ اور خاکروبوں کے گھروں میں جاکر قیام فرما ہوئے ہیں اور اُنہیں یہہ فہمایش کرتے ہیں کہ تم لوگ کیوں ایسی ابتر حالت میں پڑے ہو۔ اگر اس پیشہ کو چھوڑ کر کوئی اور کام سیکھو تو عزت پاؤ۔ یعنی اپنے چندہ سے سکول جاری کرکے اپنے لڑکوں کو تعلیم دو شخص مذکور ظاہرا بیان کرتا ہے کہ میں مکہ کو گیا تھا اور وہاں مجھے لال بیگ (پیر خاکروبان) نے یہہ کہا کہ میرا فرقہ نہایت ابتر حالت میں ہے تم جاکر اُنہیں فہمایش کرو۔ بس میں اُنکا جانشین ہوں۔ ایسی ایسی باتیں ان لوگوں کو ورغلاتی ہیں یہہ یہاں پانچ روز کے قریب رہا اور مبلغ ۵۰ روپیہ چھنکار کر رفوچکر ہوا ایسے ہی اور شہروں میں بھی سُنا گیا کہ انکو بہشت چڑھتی ہیں +

سیول کا نامہ نگار جہلم سے لکھتا ہے کہ روپ چند اور اُسکی بی بی کی لاشیں جو موضع کالا میں بجلی سے ہلاک ہوئے بموجب رسم ستی ایک ہی چتا پر جلائی گئیں۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ بروئے مسئلہ تناسخ وہ پھر خاوند اور جورو کا جنم دھارینگے۔ روپچند کوئی اولاد یا وارث جائداد نہیں چھوڑ مرا اور اُسکی عورت حاملہ بیان کیجاتی ہے +

میرٹھ میں یہہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ ایک مہترانی نے مجسٹریٹ ضلع شہر کو بدیں مضمون درخواست دی ہے کہ میرا خاوند غلطی سے جھنڈا ڈاکو کے عوض مارا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ مسٹر مارکھم جج جھنڈا ڈاکو کے مقدمہ ڈکیتی کی تحقیقات کرینگے۔ اور ایک زاید جج اُنکی جگہہ کام کرنیکے واسطے تعینات کیا جائیگا۔ یہہ بھی افواہ ہے کہ پچھلے دنوں جھنڈا دہلی میں تھا اور اُسنے پھر اپنی کارروائی شروع کردی ہے +

ایک شیخ متوطن قصبہ اٹرٹر موضع ناہی میں ایک ماہی گیر سے کچھ روپیہ بابت بقایا قیمت بیل لینے گیا کہتے ہیں کہ ناسپردہ حدت و دھوپ سے پریشان ہوکر موضع مذکور کے خرمن گاہوں میں ایک درخت کے سایہ تلے گھوڑا ہل سے باندھ کر سوگیا۔ اتنے میں ایک اجل گرفتہ نوجوان خاکروب بھی گھوڑے کے مقابل آکر لیٹ گیا اور بعد دو تین ساعت کے جب وہ اُٹھ کر کھڑا ہوا تو گھوڑا اُسکی کالی صورت اور بکھرے ہوئے بالوں کو دیکھ کر مارے ڈر سرپٹ بھاگا اور اُسکے بھاگنے سے ہل کی نوک اُچھل کر خاکروب کے سینے میں ایسی بیٹھی کہ تمام انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں اور لاش سرد ہوگئی۔ بیچارہ شیخ یہہ حیرت افزا واقعہ دیکھکر پیادہ چمپت ہوگیا۔ پولیس جستجو کر رہی ہے +

پانیر کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ سنٹرل نیوز کے جو پیغام تار ۲۱ و ۲۲۔ اپریل کو کانگریس کی ترقی و کامیابی کی اُمید کی نسبت شایع ہوئے ہیں وہ مبالغہ آمیز ہیں۔ انگلستان کے باشندے علی العموم کانگریس کی کارروائی کو بے پروائی سے دیکھ رہے ہیں +

شیخ فضل صاحب کی خانقاہ واقع علاقہ بہاولپور میں ایک موچی الہٰ بخش نامی نے اپنی ماں کو قربانی چڑھایا بڑھیا نے منت مانی تھی کہ پوتا ہو تو درگاہ میں خود چڑھوں چنانچہ پوتا پیدا ہوا اور بڑھیا کے کہنے سے خود اُسکے بیٹے نے کلہاڑی سے اُسکا کام تمام کیا +

راجپوتانہ سٹیشن بھیرا اور ہریانے کے درمیان ایک شخص نے اپنی ۱۴ سالہ جورو اور ساس اور خالہ تین عورتوں کو جان سے مارا اور اپنی بڑھیا ماں کو زخمی کیا۔ یہہ چاروں لاشیں ریل میں ڈالکر لائی گئیں۔ ملزم مفرور ہے +

ہگلی تین دیہاتی لڑکیاں خودکشی کرنے کے لئے اتفاق کرکے بال بور سٹیشن کے قریب ریلوے لین پر لیٹ گئیں۔ اور رات کی ڈاک گاڑی ملکامہ کو جاتے ہوئے اُنپر سے گذر گئی اور اُنکے سر تن سے جدا ہوگئے +

سنہ ۱۸۹۰ء میں ۹۱۵ شخص پنجاب میں سانپوں کے کاٹنے سے ہلاک ہوئے اور ۳۱ شخصوں کو جنگلی جانوروں نے ہلاک کیا۔ ۵۰۸۶ سانپ مارے گئے۔ اور ۶۱۲۶ روپیہ ۵ آنہ جنگلی جانوروں کی بابت اور ۳۱۸۲ روپیہ ۱۰ آنہ ۶ پائی سانپوں کی بابت بطور انعامات ادا کئے گئے +

معزول وزیر جرمنی پرنس بسمارک کی پنشن نوسو پونڈ سالانہ مقرر کی گئی ہے اور اسکے علاوہ ایک معقول مقدار زر نقد اور کسیقدر زمین سرکار کیطرف سے انعام دی گئی ہے +

سنہ ۱۸۸۸ء اور سنہ ۱۸۸۹ء میں جو نمک ہندوستان میں صرف ہوا وہ سالگذشتہ سے چار لاکھ من زیادہ ہے جو آمدنی سرکار انگریزی کو نمک کے محصول سے اس سال یافت ہوئی وہ سال گذشتہ سے نو لاکھ روپیہ زیادہ ہے +

اخبار عام روسیوں کے بیشمار عیوب کے علاوہ اُنمیں یہہ بڑی بھاری بُرائی بتلاتا ہے کہ وہ آتے ہی سبکو اپنے مذہب میں ملانیکی کوشش کرتے ہیں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن کے ایک ہوٹل میں ایک شخص نے ایک نوجوان عورت کے سینہ میں چھری ماری اور پھر اپنے ہاتھ سے تپنچہ کھا کر آپ بھی وہیں مر گیا +

وسط امریکہ کی پانچ جمہوری ریاستیں ملکر ایک قوم اور ایک سلطنت بننا چاہتی ہیں انہیں سے ہر ایک سلطنت ہر سال باری باری اپنے لئے پریزیڈنٹ منتخب کیا کریگی +

شہنشاہ جرمنی اور حضور قیصر ہند میں محبت و اتحاد بظاہر ترقی پر ہی +

شہنشاہ موصوف ماہ اگست میں سیر انگلستان کو آوینگے +

افریکہ میں انسداد بردہ فروشی کے لئے بڑے زور شور سے کوشش ہو رہی ہی +

حضور قیصر ہند کی نسبت مشہور ہوا ہی کہ وہ تخت سلطنت و حکومت چھوڑنا چاہتی ہیں۔ پرنس آف ویلز کو حکومت سونپ کر علیحدگی کی خواہشمند ہیں +

فرانس میں کوشش ہی صحرائے افریکہ کے وار پار ایک ریلوے بنائی جائے جو الجیریا سے شروع ہو کر مغربی اور وسطی سوڈان تک جاویگی +

قسطنطنیہ میں عیسائی گرجا گھر قومی کی مرمت کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا +

شاہ ایران کی بیگم صاحبہ آشوب چشم میں آنکھیں مبتلا رہی ہیں۔ اور وکیل ایران کی تہاں میں دو عمل کئے گئے ہیں مگر تا حال فایدہ نہیں ہوا +

آمدہ ڈاک ولایت سے معلوم ہوا کہ پرنس بسمارک اور شہنشاہ جرمنی کے درمیان کامل نا اتفاقی ہو گئی ہی +

اخبار لنڈن کے ایک کارسپانڈنٹ نے روسی بحری فوج میں سازش ہونیکی خبر کی تصدیق کی ہی +

کابل کی جانب انگریزی ریلوے بڑہانیکی مخالفت کا خوف جیسا کچھ کہ پہلے تھا وہ اب کم ہو گیا ہی +

برہما میں مہاراجہ دلیپ سنگھ کے جاسوس گرفتار کئے گئے ہیں۔ دیکھئے کیا اظہار دیتے ہیں +

بنگالہ میں چالیس ہزار لڑکیاں مدارس نسوان میں تعلیم پاتی ہیں +

بمبئی میں تمام ہائی سکول جنکی آمدنی خرچ سے کمتر ہی توڑ ے جاوینگے +

محمد اور امیر کو جنہوں نے کمبی کے دیوان کے مار ڈالنے کا ارتکاب کیا تھا سات سات برس قید بامشقت کی سزا ہوئی +

موضع کوٹ کھمن تحصیل سیالکوٹ میں باوجودیکہ ایک شخص کا ایک حصہ بدن بجلی کرنے سے جھلس گیا مگر تاہم وہ زندہ اور سلامت ہی +

گوالیار کے نابالغ مہاراجہ صاحب کی تعلیم پر اسوقت تین ہزار روپیہ ماہوار صرف کیا جاتا ہی۔ حالانکہ بڑے مہاراجہ صاحب کے عہد میں صرف سوا تین سو روپیہ مہاراجہ کی تعلیم پر صرف ہوتا تھا +

پٹیالہ میں حنفی اور غیر مقلدوں میں اتفاق ہو گیا عیدگاہ میں اکٹھے ہو کر سبھوں نے نماز پڑھی۔ محمدیوں نے آمین بالجہر اور رفع الیدین کیا۔ اور حنفیوں نے اپنے طور پر نماز ادا کی +

گورنمنٹ ہند نے ۷۳ لاکھ ۸۰ ہزار ۶ سو روپیہ کی منظوری کی ہی کہ ۲ سو ساٹھ انجن اور ۲ ہزار ایک سو کشتہ گاڑیاں شمالی و مغربی ریلوے کے واسطے دستیاب ہوں +

ریلوے سٹیشن دینا پر ایک فقیر گاڑی کے تلے کچل کر مر گیا +

ضلع گنجام میں ایک چٹھی رسان للو خان نامی کو ہم منی آرڈر خورد برد کرنے کی علت میں چودہ برس قید کی سزا ہوئی +

دہلی مشن کالج جسکا ذکر گذشتہ نمبر میں ہوا ۵۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے شملی وضع پر ایک سال میں تیار ہو گا +

گورنمنٹ نظام نے دایم الحبس کیواسطے بیس برس قید کی میعاد قرار دی ہی۔ نیک چلنی رہائی کے واسطے شرط ہی +

جن پانچ زمینداروں نے یورپین لڑکوں پر اوٹ کے قریب حملہ کیا تھا انمیں سے ایک شخص رہا کیا گیا اور چار کو پانچ پانچ روپیہ جرمانہ ہوا +

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے ڈیوک آف کناٹ کی تصویر خریدنے کے لئے دو ہزار روپیہ منظور کیا +

موضع گھڑتل تحصیل ڈسکہ میں ایک ساہوکار کے ہاں بڑی بھاری چوری ہوئی نقصان کا تخمینہ ساٹھ ستر ہزار روپیہ کے قریب سنا جاتا ہی +

سیالکوٹ میں جو طوائف قتل ہوئی ہی اُسکے قاتل کے پتہ لگانیوالے کے لئے دو سو روپیہ کا انعام بذریعہ اشتہار تجویز ہوا ہی +

سکھر میں بائیس تین جگہہ آگ لگی۔ ایک بزاز کے بہت سے پارچہ ریشمی و سوتی جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ ایک ضعیف العمر آدمی اور پانچ بکری دس بھینس بہائی سکھ میں آگ میں جل گئے +

پنجاب میں سنہ ۸۵ء میں ۲۰۸ شفا خانے تھے کل صوبہ میں ۳۲ لاکھ ۱۲ ہزار آدمیوں کا معالجہ ہوا +

سول اینڈ ملٹری میں امرتسر کے مسلمانوں نے یہ چھپوایا ہی کہ عیدگاہ پر میلہ کے دن بیس ہزار مسلمانوں کراس بل کی تائید میں رائے دی +

امرتسر کا ایک اخبار چاہتا ہی کہ اس شہر میں تار

پر اسقدر سخت محصول لگنا چاہئے کہ سوائے چند معزز دولتمندوں کے خاص و عام نہ پی سکیں اور راستہ اور بازاروں میں سکھوں کے منہ کو بدبو اور نفرت نہ دلاویں +

کشمیر میں ذخیرہ جنگلات کے انتظام کے لئے ایک انگریزی افسر محکمہ جنگلات طلب کیا گیا ہی +

خبر آئی کہ ڈیرہ دون میں ۲۶ مئی کو سخت آتشزدگی واقع ہوئی ۵۰۰ گھر جل کر خاک سیاہ ہو گئے ۔ نقصان جان و مال کا حال ابھی تک معلوم نہیں ہوا +

تھانیسر کا میلہ سورج گرہن خوف پھوٹنے بیماری سے حکماً بند کیا گیا +

سرحد بھوٹان پر کیا سی کوچ بہار تک ریل بنائی جاویگی +

لاہور وچھووالی میں خوفناک آگ لگی ۔ شاباش انتظام کہ مغلوب ہوئی +

کلکتہ بینک کا خزانچی شاما چرن سین ۵ لاکھ غبن کرکے غائب ہوا +

صدر بازار ناگپور میں آتشزدگی سے کئی مکانات جل گئے +

ٹلک میں ایک کشتی محمولہ ایک سو مسافران دریائے روپ نارائن میں غرق ہوئی +

بریلی میں مفسدوں کا زور ہی ۔ آگ لگانے لوٹتے مارتے ہیں +

راناگھاٹ سے فساد خونخوار کی خبر آئی ۔ دو آدمی قتل ہوئے +

سخت طوفان آندھی سے تار درمیان جبلپور والہ آباد ٹوٹی درست کیگئی +

کانپور میں سخت طوفان آندھی سے بیشمار درخت جڑ سے اکھڑ کے سڑکیں رک گئیں +

آگرہ کا سررشتہ آبرسانی انگریزی صدر بازار تک توسیع کیا جاویگا +

حضور قیصر ہند نے پرنس وکٹر کو خطاب ڈیوک آف کلارنس عطا کیا +

مسٹر گرے خزانچی ہانگ کانگ بینک کو بجرم غبن ۳۰ ہزار ڈالر قید ۳ سال ہوئی +

ڈچز آف البنی کی ہمشیرہ خورد پرنس وکٹر سے منسوب کی گئیں +

مصر میں ثابت کر رہے ہیں کہ انگریزی قبضہ سے ہر طرح ترقی ہی +

امیر بخارا کی درخواست کہ اسکی تجارت پر محصول معاف ہو روس نے نامنظور کی +

بپتسمہ کی خبریں

سیوہارا ۔ ۱۲ مئی بدست پادری ڈبلیو ٹی ہیک آٹھ آدمیوں کو بپتسمہ ملا +

دھامپور ۱۰ مئی پادری ایف سگر یونے ۱۲ ۔ آدمیوں کو بپتسمہ دیا +

نہٹور ۱۳ مئی پادری ڈبلیو ٹی ہیک نے ایک آدمی کو بپتسمہ دیا +

فتح گنج ۲۵ فروری پادری سی ایس پال نے ایک سنار کو بپتسمہ دیا +

فتح گنج ایسٹ پادری این ایل راگی صاحب نے دو آدمیوں کو بپتسمہ دیا +

فتح گنج نگیرا ۔ ۵ مئی پادری سی ایس پال نے دو آدمیوں کو اور اہر سو کٹیا میں دو آدمیوں کو بپتسمہ دیا +

تلہر سمبا کھیڑہ ۔ ۸ مئی پادری سی ایس پال نے ایک جوان کو اور ۲۲ مئی تلہر میں پانچ آدمیوں کو اور ۲۴ مئی دو لڑکوں کو بپتسمہ دیا +

راجپورہ ۔ ۲۱ مئی پادری ہلبرٹ صاحب نے تین لوہاروں کو بپتسمہ دیا +

تار کی خبریں

لنڈن ۲۸ مئی وانیا کے ایک تار سے واضح ہوا ہی کہ شاہ کی بیوی آج شہر سے روانہ ہو گی مسٹر فنچ کا علاج نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہی مریضہ کی آنکھیں بالکل درست ہو گئی ہیں +

زنجبار ۲۸ مئی شاہ حبش نے پرتگال کی نصیحت کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہی اور اس مہم کو شکست دی ہی جو اسپر وسط میں چڑھائی کر رہی تھی ۔ اب فوج موزمبیق سے بھیجی گئی ہی +

ہنگلی ۲۸ مئی میونسپل کمیٹی سلہٹ کا ایک ممبر ایک جدید پل کو مسٹر کینیڈی ڈپٹی کمشنر کے نام پر موسوم کرنیکا اسلئے مخالف ہی ۔ کہ صاحب مذکور لوکل سلف گورنمنٹ کو پسند نہیں کرتے +

الہ آباد ۲۸ مئی مسٹر ایچ جی پٹیرسن جج آگرہ میرٹھ میں جھنڈا ڈاکو کے مقدمات کی تحقیقات کیواسطے سپیشل جج مقرر ہوئے ہیں ۔ تحقیقات ۱۲ ۔ جون کو شروع ہو گی +

شملہ ۲۸ مئی یہاں معتبر خبر ملی ہی کہ سڑک کشمیر و مری جو جلد کھل جانے والی ہی ۱۵ ماہ جولائی کے پہلے جاری نہ ہو سکیگی اور تاریخ مذکور کے بعد تانگا برابر منزل مقصود تک جا سکیگا +

لنڈن ۲۹ مئی ۔ کل ایم جیلڈ نے ایڈنبرا میں ہند پر لیکچر دیا جسکے دوران میں بیان کیا کہ ہماری بھاری غرض ہمدردی ہند حاصل کرنیکی ہونی چاہئے اور اسطرح اس ملک پر قابض رہیں +

کوئٹہ ۲۸ ۔ مئی آج صبح سر رابرٹ اور لیڈی

سنڈیمان صاحب کوئٹہ سے زیارت کو روانہ ہوئے جہاں تھوڑا عرصہ قیام کرینگے +

ہگلی ۲۴ مئی حضور قیصرہ ہند کی سالگرہ کے روز مسٹر ڈف جدید مجسٹریٹ او کلکٹر نے ایک ایوننگ پارٹی دی - مہمانوں میں نابالغ مہاراجہ صاحب صاحب کمشنر اور لالہ بن بہاری صاحب کپور اور کئی دیگر یوروپین و دیسی امرا رونق افروز تھے +

ہگلی ۲۹ مئی مرشد آباد کے بریم چند و رائے چند کے وظیفہ پر جو انکم ٹیکس مشخص کیا گیا تھا وہ صاحب کمشنر نے اس دلیل پر معاف کر دیا ہی کہ ایسے وظیفے محض خیراتی قسم کے ہیں +

شملہ ۲۹ مئی گورنمنٹ پنجاب نے آبرسانی دہلی کی تعمیرات کیواسطے میونسپل کمیٹی کو ۵ فیصدی سالانہ سود پر ۶ لاکھ قرضہ دینے کا وعدہ کیا ہی اور باقی ساڑھے چار لاکھ کمیٹی اپنی گرہ سے ادا کریگی جو گذشتہ سالوں میں اس غرض کیواسطے پس انداز کیا گیا ہی - قرضہ مذکور معہ سود ۲۰ سال میں ۴۸ ہزار سالانہ کی اقساط سے واجب الادا ہوگا +

مخمس بر غزل سفیر صاحب از نتائج طبع بابو کیدار ناتھ منت - ترک رتن درمن

ہمارے ساتھ کی شیطاں نے مکر و دغا کیسی
مٹھائی کی غرض ہمکو چٹا دی سنکھیا کیسی
بنی آدم میں پھیلا دی تھی یہہ مہلک وبا کیسی
دوائے خون عیسی چکھنے کی ہمکو عطا کیسی
تپ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

خیال و وہم میں انسان کے لاکھوں خلل ہوتے
قیاس فلسفی سب اس محل پر مہمل ہوتے
نزاع نقطے کے میدان میں پائے عقل شل ہوتے
نہ معنی ذات مخفی کے کبھی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت ظاہر ہوگئی شان خدا کیسی

مسیحا میں ابد تک شامل اجلال ہیں مومن
رعایا ہوکے اُسکی صاحب اقبال ہیں مومن
کمی کس چیز کی ہی مالک اموال ہیں مومن
یسوع کے نقد جاں دینے سے مالا مال ہیں مومن
زر ایماں سے پرہی کیسہ قلب صفا کیسی

یہہ دل سیماب کی صورت نہیں ساکن کسی مرہم
پھنسا دام تلاش زر میں ہردم طائر دم زر
یقیناً موت سے ہو زندگی حاصل تو کیا غم ہی
در عیسی پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہی
ہوس ڈھونڈھتا پھرتا عبث ہی کیمیا کیسی

گل اُمید سے میں بیخبر تھا باغ عالم میں
مسان بلبل بے بال و پر تھا باغ عالم میں
سراپائے خزاں دیدہ شجر تھا باغ عالم میں
مرا نخل تمنا بیثمر تھا باغ عالم میں -
سموم یاس نے دنرات کی مجھپر جفا کیسی

ہوائے نا امیدی نے بڑھایا تھا قلق اپنا
بھلا اب کیوں نہ رخ بدلے زمانہ کی ہوا اپنا
سُنایا عندلیب آرزو نے چہچہا اپنا -
نسیم لطف سے تیرے گل مقصد کھلا اپنا
تجھی سے بارور ہی شاخ نخل مدعا کیسی

ہوا ثابت یہہ رفتار زمانے سے ہی لڑ در پڑ
کہ اس دار فنا کی عشق میں ہوگی فنا ہر شی
کریں اب او یہی صورت سے اپنی سنہ لو ٹکو ٹھ
محبت میں تری ہم مرشیں پس زندگی ہیچ
کسے کہتے ہیں جینا موت کیا ہی اور قضا کیسی

نہ آئے کام دیوی دیوتا یا پیر و پیغمبر
در حق چھوڑ کر ناحق پھرا آوارہ با در در
سفر میں اس جہاں کے مثل منت کھاکے سو ٹھوکر

سفیر اب کیوں نہ ہو سو جان سے قربان اُس منجی پر
کہ جسنے تیری خاطر کی ہی اپنی جاں فدا کیسی

شعر حل طلب +

وقتیکہ در بدخشاں یخ بر خیار گردد
فالودہ و دمشقی خلخال مار گردد

المستفسر محمد یعقوب علی متعلم میونسپل بورڈ سکول انبالہ

لودیانہ

شہر کے میر محلے اور معزز اشخاص اسبات سے نالاں ہیں کہ کوتوال صاحب گالی گلوچ سے پیش آتے ہیں لہذا یہہ بڑی شرم کی بات ہی +

۱۸ - مئی بروز شنبہ لالہ دُلیا رام بعمر ۲۵ سال ممبر آریا سماج قوم کھتری ڈھنڈہ ساکن خاص لودیانہ کا بیوہ ایک بدھوا استری سماۃ پرچی بعمر ۱۸ سال قوم کھترانی جو ساکن قصبہ راہوں سے بسعی ممبران بدھوا بواہ سوسیٹی و آریہ سماج بیندر ارپہ سماج میں بڑے دھوم دھام سے تھا - مرد و عورت اسقدر اس نیک کارج کے دیکھنے کیلئے اسوقت موجود تھے کہ تل رکھنے کے لئے جگہہ نہ تھی کسی قسم کے مخالفت الکیرکے نفیروں نے نہیں کی - بلاجس شخص نے سنا بہت خوش ہوا - ابتک یہہ سوسیٹی یہاں ۲ بدھوا بواہ کر چکی ہی - اور آیندہ بھی اُمید ہی کہ اس سوسیٹی کے لائق ممبر کچھ کر دکھائینگے +

رپورٹ پیدایش اموات ہمارے دفتر میں پہنچی تحریر محررہ مشکل پڑی گئی پیدایش ۱۷ - اموات ۲۴ +

+ عقد ثانی -

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا